تسہیل

مکمل تفسیر

بیان القرآن

۱۴۲۷ھ

حکیم الامت مجدد الملت

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

تسہیل و تلخیص

شیخ الاسلام علامہ ظفر احمد عثمانی صاحب رحمہ اللہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

(061-4540513-4519240

آسان

مکمل تفسیر

بیان القرآن

۱۴۲۶ھ

حکیم الامت مجدد الملت

حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

تسہیل و تلخیص

شیخ الاسلام علامہ ظفر احمد عثمانی صاحب رحمہ اللہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

حالت صانع کے کمال اور اس کے تنہا معبود ہونے کی دلیل ہے۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا

اور وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پردہ کی چیز اور نیند

وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ﴿٤٧﴾

کو راحت کی چیز بنایا اور دن کو زندہ ہونے کا وقت بنایا

کیونکہ سونا موت کے مشابہ ہے اور جاگنا زندہ ہونے کے مشابہ ہے اور دن کا وقت جاگنے کا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيٓ أَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ

اور وہ ایسا ہے کہ اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ (بارش کی امید دلا کر

يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

دل کو) خوش کردیتی ہیں اور ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں جو پاک صاف کرنے کی

طَهُورًا ﴿٤٨﴾ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ

چیز ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے مردہ زمین میں جان ڈال دیں اور اپنی مخلوقات میں سے

مِمَّا خَلَقْنَآ أَنْعَامًا وَّأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿٤٩﴾

بہت سے چارپایوں اور بہت سے آدمیوں کو سیراب کریں اور ہم اس (پانی) کو (بقدر

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا ۖ

مصلحت) ان لوگوں کے درمیان تقسیم کردیتے ہیں تاکہ لوگ غور کریں

کہ یہ کام کسی بڑی قدرت والے کے ہیں کہ وہی عبادت کا مستحق ہے۔

فَأَبٰىٓ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٥٠﴾

سو (چاہئے تھا کہ غور کرکے اس کا حق ادا کرتے لیکن) اکثر لوگ بے ناشکری کئے نہ رہے

جس میں سب سے بڑھ کر ناشکری کفر اور شرک ہے آگے حضور کو خطاب ہے کہ آپ اس ناشکری کو دیکھ کر احکام پہنچانے سے ہمت نہ ہاریئے کہ میں اکیلا ان سب سے کیسے جیتوں گا بلکہ آپ تنہا ہی اپنا کام کرتے جایئے۔

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا ﴿٥١﴾

اور اگر ہم چاہتے تو آپ کے علاوہ اسی زمانہ میں) ہر بستی میں ایک ایک پیغمبر بھیج دیتے

اور تنہا آپ پر سارا کام نہ ڈالتے مگر ہم کو آپ کا ثواب اور قرب بڑھانا مقصود ہے اس لئے ایسا نہیں کیا تو تنہا آپ ہی کو نبی بنا کر بھیجا تو اس

صورت میں اتنا کام آپ کے سپرد کیا جانا خدا کی نعمت ہے۔

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِينَ

سو (اس نعمت کے شکریہ میں) آپ کافروں کی خوشی کا کام نہ کیجئے

کیونکہ ان کی خوشی تو یہ ہے کہ احکام نہ پہنچائے جائیں کہ ان کی آزادی میں خلل نہ پڑے تو آپ اس میں کمی نہ کیجئے۔

وَجٰهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيرًا ﴿٥٢﴾

اور قرآن سے انکا زور شور سے مقابلہ کیجئے

یعنی سب سے کہئے اور بار بار کہئے اور ہمیشہ کہتے رہئے جیسا کہ اب تک کرتے رہے اور ہمت قوی رکھئے پس مقصود اس امر و نہی سے یہ ہے کہ جیسا اب تک رہے ویسے ہی ہمیشہ رہئے تو اس پر کوئی اشکال لازم نہیں آتا۔

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ

(آگے پھر عود ہے دلائل توحید کی طرف) اور وہ ایسا ہے جس نے دو دریاؤں کو (صورۃ)

فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا

ملایا جن میں ایک (کا پانی) تو شیریں تسکین بخش ہے اور ایک (کا پانی) شور تلخ ہے

بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿٥٣﴾

اور ان کے درمیان میں (اپنی قدرت سے) ایک حجاب اور ایک مانع قوی رکھ دیا

کہ باوجود ظاہر میں ملے ہوئے ہونے کے دونوں کے پانی کے مزہ میں امتیاز باقی رہتا ہے اور مراد دو دریاؤں سے وہ مواقع ہیں جہاں شیریں ندیاں اور نہریں بہتے بہتے سمندر میں آ کر گرتی ہیں وہاں باوجودیکہ اوپر سے دونوں کا سطح ایک معلوم ہوتا ہے لیکن خدا کی قدرت ہے ان میں ایک ایسی حد فاصل ہے کہ جہاں دونوں ملتے ہیں اس کی ایک جانب سے پانی لیا جائے تو میٹھا اور اس کے بالکل قریب دوسری جانب سے پانی لیا جائے تو کڑوا چنانچہ بنگال میں بھی اراکان سے چاٹگام تک ایسا موقع موجود ہے (کہ ایک طرف پانی سفید اور دوسری طرف سیاہ ہے اور دونوں کے بیچ میں ایک خط معلوم ہوتا ہے سیاہ پانی میں تلاطم بھی بہت ہوتا ہے اور سفید پانی بالکل ساکن رہتا ہے اور کشتیاں سفید ہی پانی میں چلتی ہیں ۱۲ (منہ الحاشیہ)

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ

اور وہ ایسا ہے جس نے پانی سے (یعنی نطفہ سے) آدمی کو پیدا کیا پھر اس کو